قرض واپس نہ ملنے پر کسی سے سفارش کروانا کیسا؟

مجیب: مولانا محمد آصف عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3766

تاریخ اجراء: 29شوال المکرم1446ھ /28اپریل2025ء

دار الافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ اگر میں نے کسی کو قرض دیا ہو اور اس نے مقررہ وقت تک لوٹانے کا بھی کہا، لیکن کئی سال گزر گئے ہیں اس نے واپس نہیں کیا، اور وہ مالی اعتبار سے بھی ہم سے بہتر ہے، اب مجھے اس وقت ان پیسوں کی شدید حاجت ہے، تو کیا سفارش کے طور پر کسی ایسے بندے سے یہ بات کر سکتا ہوں کہ جس پر یقین ہے کہ وہ اس سے کہے گا تو وہ قرض لوٹا دے گا، تو کیا اس بندے سے یہ بات کر سکتا ہوں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

قرض دینے والے کی اجازت کے بغیر اس کی ادائیگی میں بلاوجہ ٹال مٹول اور دیر کرنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے اور اسے حدیثِ پاک میں ظلم قرار دیا گیا ہے اور اپنے اوپر ہوئے ظلم کی فریاد کسی ایسے بندے سے کرنا جائز ہے کہ جس کے متعلق معلوم ہو کہ اس سے بات کرنے سے کام ہو جائے گا، لہٰذا اگر آپ کو معلوم ہے کہ اس بندے کی بات مان کر وہ مقروض قرض ادا کر دے گا تو اس سے بات کرنا آپ کے لئے جائز ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے:

مَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَۃً حَسَنَۃً یَّکُنۡ لَّہٗ نَصِیۡبٌ مِّنۡھَا

ترجمہ کنزالایمان: جو اچھی سفارش کرے اُس کے لیے اس میں سے حصّہ ہے۔ (سورۃ النسآء، پ05، آیت 85)

اس کے تحت تفسیر نسفی میں ہے

"ھي الشفاعة في دفع شر أو جلب نفع مع جوازھا شرعاً"

ترجمہ: اس سفارش سے مراد ہے کہ کوئی برائی دور کرنے یا کوئی نفع حاصل کرنے کی سفارش کرنا جبکہ شرعا جائز ہو۔ (تفسیر نسفی، ج01، ص380، دار الکلم الطیب، بیروت)

حدیثِ پاک میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"مطل الغني ظلم"

ترجمہ: (قرض لوٹانے میں) صاحبِ استطاعت کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔ (صحیح البخاری، جلد 3، صفحہ 118، رقم الحدیث 2400، دار طوق النجاۃ)

اسی طرح کی صورت کے متعلق فتاوی رضویہ میں ہے "اشباہ والنظائر میں ہے:

خلف الوعد حرام

(وعدہ جھوٹا کرنا حرام ہے)۔۔۔ صورت مستفسرہ میں زید فاسق وفاجر، مرتکب کبائر، ظالم، کذّاب، مستحق عذاب ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا القاب اپنے لئے چاہتا ہے، اگر اس حالت میں مر گیا اور دین لوگوں کا اس پر باقی رہا اس کی نیکیاں ان کے مطالبہ میں دی جائیں گی اور کیونکر دی جائیں گی تقریباً تین پیسہ دین کے عوض سات سو نمازیں باجماعت ۔۔۔ جب اس کے پاس نیکیاں نہ رہیں گی ان کے گناہ ان کے سر پر رکھے جائیں گے

ویلقی فی النّار

اور آگ میں پھینک دیا جائے گا، یہ حکم عدل ہے، اور اللہ تعالٰی حقوق العباد معاف نہیں کرتا جب تک بندے خود معاف نہ کریں۔" (فتاوی رضویہ، جلد 25، صفحہ 69، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

قرض نہ لوٹانا حدیث میں ظلم قرار دیا گیا اور ظلم کی شکایت کے حوالے سے الرفع والتکمیل میں ہے:

"التظلم: فيجوز للمظلوم أن يتظلم إلى السلطان والقاضي وغيرهما ممن له ولاية أو قدرة على إنصافه من ظلامه فيقول فلان ظلمني كذا"

ترجمہ: ظلم کی شکایت کرنا: مظلوم کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر ہونے والے ظلم کی شکایت سلطان، قاضی یا ایسے دیگر افراد سے کرے جن کے پاس اس کی دادرسی اور انصاف کی قدرت یا اختیار ہو، چنانچہ مظلوم کہہ سکتا ہے "فلاں شخص نے مجھ پر اس طرح ظلم کیا ہے۔" (الرفع والتکمیل، صفحہ 53، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، حلب)

در مختار میں ہے

"لا إثم عليه۔۔۔ لشكوى ظلامته للحاكم"

ترجمہ: حاکم کے سامنے ظالم کے ظلم کی شکایت کرنے والے پر کوئی گناہ نہیں۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے

”فیقول ظلمني فلان بکذا لینصفه منه“

ترجمہ: پس وہ حاکم کو کہے کہ فلاں نے مجھ پر یوں ظلم کیا ہے تاکہ وہ اسے انصاف دلائے۔ (در مختار مع رد المحتار، ج 6، ص 408، 409، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net